بسلسلہ مقامِ والدینِ مصطفیٰ ۴

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبِ نبوی کا مقام

NafseIslam
Spreading The True Teachings of Quran & Sunnah

تصنیف
امام جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ و تحقیق
مفتی محمد خان قادری

حجاز پبلی کیشنز ۔ لاہور

بسلسلہ مقام والدین مصطفیٰ ۵

نسبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام

تصنیف
امام جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ و تحقیق
مفتی محمد خان قادری

حجاز پبلی کیشنز۔ لاہور

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	المقامة السندسية فی النسبة المصطفوية
ترجمہ کا نام	نسب نبوی ﷺ کا مقام
تصنیف	امام جلال الدین سیوطیؒ
مترجم	مفتی محمد خان قادری
پروف ریڈنگ	حافظ ابوسفیان نقشبندی
کمپوزنگ	حجاز پیپر مارٹ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ
	کمپوزنگ ظفر اقبال مدثر اعوان حضرت کیلیانوالہ
ناشر	حجاز پبلی کیشنز لاہور
زیر اہتمام	محمد اسلم شہزاد
طباعت اول	ربیع الآخر 1420ھ 1999ء
تعداد	گیارہ سو (1100)
قیمت	۲۵ روپے

محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی و علمی کتب بارعایت حاصل کرنے کے لئے حجاز پبلی کیشنز مرکز الاویس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور سے رجوع فرمائیں۔ فون:-7324948

انتساب

سلطان العلماء علامہ سلطان احمد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ خاصلانوالہ

کے نام

۱- جو سراپا اخلاص وللہیت تھے۔

۲-جو رات کے پچھلے پہر درسیات کے بڑے اسباق پڑھاتے بلکہ چاشت سے پہلے پہلے اسباق سے فارغ ہو جاتے۔

۳- حضور ﷺ کے فرمان مبارک "اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہوتا ہے"۔پر عمل پیرا ہو کر سارا دن تجارت و حکمت میں بسر کرتے۔

۴-مدرسہ کے نام پر لینا تو کجا اپنے گھر سے طلبہ کی خدمت کرتے۔

محمد خان قادری

فہرست

انتساب 3

ابتدائیہ 5

جنت کا مالک 10

قریش کی تخلیق 12

حضرات انبیاء علیہم السلام سے عہد 13

ہزارہا معجزات 14

ایک اہم ضابطہ 15

محققین علماء کی رائے 16

اہل فترت کا حکم

روایات کا جواب

امام فخر الدین رازی کا خوبصورت جواب 20

سیوطی کی تحقیق 21

آثار شہادت

عربوں میں کوئی مشرک نہ تھا 22

چار کا معاملہ 23

کیا یہ قواعد مسلم نہیں ؟ 25

کیا پہلا معاملہ بھول گیا ہے ؟ 26

میرا قصور صرف یہ ہے 27

یہ بعید کیوں ؟

کیا میرے پاس دلیل نہیں ؟

سکوت پر دلائل 28

آیت سے استدلال 29

ہمارے موقف کی تائید 30

یہاں خطاب کس کو ہے ؟

یہ حکم اہل فترت کا نہیں ہو سکتا 31

حضرت ابوطالب کا سینے 32

منکر کا رد

آئمہ ء مالکیہ کا جواب

بچوں کے بارے رائے 33

سوال و جواب 34

امام شافعی کی تصریح 36

اہل فترت کی اقسام

دیگر دلائل سے تائید 37

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجدد امت امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین شریفین کے بارے میں سات رسائل تحریر فرمائے' جن میں انہوں نے نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین ناجی' جنتی اور صاحب ایمان ہیں۔ یہ ان میں سے پانچواں رسالہ ہے۔ ہم نے ہر رسالہ کے مقدمہ میں کچھ دیگر اہل علم کی آراء کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی ہے ۔ یہاں بھی ان میں سے کچھ کا تذکرہ ملاحظہ کیجئے۔

ا۔ شارح مسلم امام محمد بن خلیفہ الابی المتوفی[1] ۸۲۷ھ ایک حدیث مسلم کے تحت امام نووی کے اس جملہ پر کہ "کفر پر فوت ہونے والا دوزخی ہے اور اسے کسی رشتہ دار کی قرابت فائدہ نہیں دے سکتی"۔ لکھتے ہیں۔

قلت انظر هذاالاطلاق وقد قال السهیلی لیس لنا ان نقول ذلک فقد قال صلی اللّٰه علیه وآله وسلم لاتؤذوالاحیاء بسب الاموات وقال تعالی ان الذین یؤذون اللّٰه ورسوله ولعله یصح ماجاء انه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم سأل الله سبحانه فاحیاله ابویه فامنا به وقدر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فوق هذا ولا یعجز الله شئی

میں کہتا ہوں غور کرو امام نووی نے یہ بات ہر ایک کے حوالے سے کہہ دی ہے۔ (حالانکہ حضور ﷺ کے حوالے سے یہ بات درست نہیں) امام سہیلی نے فرمایا ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کے حق میں ایسی بات کہنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں.... ممکن ہے وہ روایت صحیح ہو جس میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Nafseislam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے' اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اس سے بھی بلند ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بھی کوئی شئی عاجز نہیں کر سکتی۔

آگے امام نووی نے لکھا تھا کہ مذکورہ حدیث یہ بھی واضح کر رہی ہے کہ زمانہ فترت میں بتوں کی پوجا کرنے والا دوزخی ہو گا اور یہ دعوت نہ پہنچنے والے پر عذاب نہ ہو گا' کیونکہ انہیں دعوت ابراہیمی پہنچی ہے' اس پر امام ابی لکھتے ہیں۔

قلت تامل ما فی کلامه من التنافی فان من بلغتهم الدعوة ليسوا باهل فترة

میں کہتا ہوں غور کیجئے ان کے کلام میں تناقض ہے کیونکہ جنہیں دعوت پہنچ گئی وہ اہل فترت رہتے ہی نہیں۔

(اکمال اکمال المعلم، ۱: ۲۶-۶۷)

۲۔ امام عبدالوہاب شعرانی المتوفی ۹۷۳ھ امام سیوطی کی تحقیق اور رسائل پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وقدطالعتها كلها فرايتها ترجع الى ان الادب مع رسوله صلى الله عليه وسلم واجب وان من آذاه فقد آذى الله وقال تعالى ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والاخرة واعدلهم عذابا مهينا وفى القرآن العظيم وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا۔

میں نے تمام کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام لازمی امر ہے اور جس نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت اور ان کے لئے اللہ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور قرآن عظیم میں یہ

بھی ہے کہ' اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

آگے چل کر لکھتے ہیں

قال الشیخ جلال الدین السیوطی خاتمة حفاظ مصر رحمه الله وقدصرح جماعات کثیرة بان ابوی النبی صلی الله علیه وسلم لم تبلغها الدعوة والله تعالی یقول وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا وحکم من لم تبلغه الدعوة انه یموت ناجیا ولا یعذب ویدخل الجنة

امام جلال الدین سیوطی (جو مصری حفاظ حدیث میں آخری ہیں) کہتے ہیں متعدد اہل علم نے یہ تصریح کی کہ حضور ﷺ کے والدین کو دعوت دین نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اور ہم عذاب دینے والے نہیں جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں' اور جن لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی ان کا حکم یہ ہے کہ وہ ناجی فوت ہونگے۔ ان پر کوئی عذاب نہ ہو گا اور وہ جنتی ہونگے۔

(الیواقیت والجواہر ' ۲=۲۰۸-۲۰۹)

۳- امام محمد بن عبدالباقی زرقانی المتوفی ۱۱۲۲ھ اس مسئلہ پر بڑی تفصیلی بحث کے بعد اپنا نقطہ نظر ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔

وقلبینالک ایهاالمالکی حکم الابوین فاذا سئلت عنهما فقل هماناجیان فی الجنة اما لانهما احییا حتی امنا کما جزم به الحافظ السهیلی والقرطبی وناصرالدین بن المنیر وان

اے مالکی (مخاطب) ہم نے تم پر حضور ﷺ کے بارے میں تفصیلاً واضح کر دیا ہے جب کوئی ان کے بارے میں پوچھے تو کہو وہ جنتی ہیں یا تو اس لئے کہ ان دونوں کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے جیسا کہ حافظ سہیلی' قرطبی' اور ناصر الدین بن المنیر

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

كان الحديث ضعيفا كما جزم به اولهم ووافقه جماعة من الحفاظ لانه فی منقبة وهی یعمل فیها بالحدیث الضعیف واما لانهما ماتافی الفترة قبل البعثة ولا تعذیب قبلها کما جزم به الابی واما لانها کانا علی الحنفیة والتوحیدلم یتقدم لهما شرک کما قطع به الامام السنوسی والتلمسانی المتأخر محشی الشفاء فهذا ما وقفنا علیه من نصوص علمائنا ولم نرلغیرهم مایخالفه الا مایشم من ابن دحیة وقد تکفل برده القرطبی

نے اس پر جزم کیا' اگرچہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ ان سے پہلے حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے اس پر جزم کا اظہار کیا' کیونکہ زیر بحث معاملہ فضائل کا ہے۔ اور ایسے مقام پر حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے۔ یا اس لئے کہ وہ دونوں بعثت سے پہلے زمانۂ فترت میں تھے' اور بعثت سے پہلے عذاب کا سوال ہی نہیں' اس پر امام ابی نے جزم کیا یا اس لئے کہ وہ دونوں دین حنیفی اور توحید پر تھے۔ اور ان سے شرک ہرگز ثابت نہیں' جیسا کہ شیخ سنوسی اور تلمسانی محشی شفاء نے اس پر یقین کا اظہار کیا' یہ ہمارے علما کی تصریحات ہیں جو ہمارے مطالعہ میں آئیں اور ہم نے اس کے مخالف کسی کو نہیں پایا مگر جس نے ابن دحیہ سے بو پائی' لیکن اس کا امام قرطبی نے خوب اور کافی رد کر دیا ہے۔

(مصابیح السیرة المحمدیہ ص ۳۴۹-۳)

یہ سیوطی کے پانچویں رسالہ کا ترجمہ ہے' بقیہ رسائل کا ترجمہ بھی الگ الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے انہیں نافع بنائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے' مصنف مترجم اور معاونین کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے۔

بروز پیر بعد نماز ظہر
۱۲ جولائی ۱۹۹۹ء

خادم والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
محمد خان قادری
جامع مسجد رحمانیہ شادمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اس اہم اور قیمتی مقالہ میں حضور ﷺ کے والدین شریفین کے اسلام پر دلائل فراہم کر کے بہت سے مخفی گوشوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔اس کا نام' المقامۃ السندسیۃ فی النسبۃ المصطفویہ' ہے۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم (التوبہ' ۱۲۸)	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے' تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب شرف نبی ہیں 'آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرومنزلت نہایت بلند' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلیل نہایت روشن' مخلوق میں 'ماں اور والد کے حوالے سے سب سے افضل' حسب و نسب میں سب سے پاکیزہ ہیں۔

خلق اللہ لاجلہ الکونین	اللہ تعالی نے ان کی خاطر دو جہانوں کو پیدا فرمایا۔

تمام اہل ایمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے' اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت انبیاء کا نبی بنایا' ابھی حضرت آدم کا وجود تیار نہ ہوا تھا۔ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک عرش پر اس اطلاع کے لئے لکھا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مرتبہ اور فضیلت ہے ۔حضرت آدم علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنایا تو ان کی توبہ قبول ہوئی اور انہیں بتایا گیاکہ اگر یہ نہ

ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پیدا نہ فرماتا اس سے بڑھ کر فضیلت کیا ہو سکتی ہے؟

بنی خص بالتقدیم قدما وآدم بعد فی طین وماء

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پہلے نبی کا درجہ دیدیا گیا تھا حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے)

کریم بالحیا من راحتیہ یجود وفی المحیا بالحیاء

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلیوں کی برکت اور چہرہ اقدس کی برکت سے بارش کا نزول ہوا کرتا)

جنت کا مالک

امام غزالی اور دیگر اہل علم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں لکھا ہے۔

ان اللہ ملکہ الجنۃ واذن لہ ان یقطع منھا من یشاء مایشاء (مرقاۃ المفاتیح، ۲ = ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت کا مالک بنادیا ہے اس میں سے جتنی جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے بھی بڑھ کر احسان ہے، تعظیم شان کے لئے نسب کی خصوصی طہارت عطا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل برہان بنانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کو ہر قسم کی میل سے پاک رکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اصل کو اپنے دور میں سب سے بہتر بنایا، جیسا کہ بخاری کی روایت میں ذکر ہے اور اس میں بیان کردہ مضمون پر ہمارا یقین ہے۔

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ

مجھے اولاد آدم کے ہر دور کے بہتر خاندانوں میں پیدا کیا گیا حتی کہ میں اس خاندان میں ہوا جس میں اب ہوں۔

(البخاری باب صفۃ النبی)

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے۔

انا خیرکم انفسکم نسبا وصهرا وحسبا (الشفاء' ۱=۱۷) میں تم میں نسب سسرال اور حسب کے اعتبار سے نفیس و اعلیٰ ہوں۔

یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا وہ تمام مزکی اور مہذب تھے۔ جب بھی ان کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا مجھے ان میں سے بہتر میں رکھا گیا۔

فانا خیر کم نفسا وخیر کم ابا (دلائل النبوة' ۱۔۵۸) میں تم سے اپنی ذات کے حوالے سے بھی افضل ہوں اور والدین کے حوالے سے بھی افضل ہوں۔

صاحب بردہ نے کیا خوب کہا اللہ تعالیٰ انہیں روز قیامت انعام عطا فرمائے۔

وبداللوجود منک کریم من کریم آباءه کرماء
نسب تحسب العلی بحلاه قلد تها نجومها الجوزاء
حبذا عقد سوددوفخار انت فیه الیتیمة العصماء

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود صاحب شرف ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء بھی صاحب کرم و شرف ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب عالی اور خوبصورت ہے 'جیسا کہ آسمان کے وسط میں ستارہ ہے 'اس قدر بلندی مبارک ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام میں بے مثل ہیں۔(قصیدہ ہمزیہ ۶)

اس طریقہ سے نظم کرتے ہوئے حافظ العصر ابوالفضل بن حجر کہتے ہیں۔

نبی الھدی المختار من آل ہاشم
فعن فخر هم فلیقصر المتطاول
تنقل فی اصلاب قوم تشرفوا
به مثل ماللبدر تلک المنازل

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہادی ہیں اور آل ہاشم سے منتخب 'وہ فخر کی وجہ سے بہت بلند ہیں' جن ہستیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتقل ہوتے رہے'

ان کی مثل تو بدر نے بھی منازل نہیں پائیں)

قریش کی تخلیق

یہ بھی منقول ہے کہ قریش حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں بصورت نور تھے اور وہ نور اللہ تعالٰی کی تسبیح پڑھتا' ملائکہ ان کی تسبیح پر تسبیح کہتے پھر وہ نور صلب آدم میں رکھا گیا اور وہ سب سے قیمتی جوہر تھا' فرمایا مجھے اللہ تعالٰی پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا' اس کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ان اشعار سے بھی ہوتی ہے۔

من قبلها طبت فی الظلال وفی مستودع حیث یخصف الورق
ثم هبطت البلاد لابشر انت ولا مضغة ولا علق
بل نطفة ترکب السفین وقد الجم نسرا واهله الغرق
تنقل من صالب الی رحم اذا مضی عالم بدا طبق
حتی احتوی بیتک المهیمن من خندف علیاء تحتها النطق
وانت لما ولدت اشرقت الارض وضاء ت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی موجود تھے جب حضرت آدم نے اپنے جسم پر پتے سئیے' پھر آپ زمین پر تشریف لائے اس وقت نہ کوئی بشر تھا اور نہ کوئی رحم مادر میں' آپ کشتی نوح میں سوار ہوئے اور ان کے مخالف لوگ غرق ہو گئے' آپ پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے حتی کہ آپ اپنے مبارک گھر میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کا نسب سب سے اعلیٰ ہے' جب آپ کی ولادت ہوئی تو تمام زمین و آسمان روشن ہو گئے اور ہم اس ضیاء روشنی میں راستہ و منزل پا رہے ہیں) (الوفاء ۱=۳۵)

حضرات انبیاء علیہم السلام سے عہد

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد پر ان پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے' اگر تم ان کو پالو تو پھر ان کی اتباع اور تعظیم و توقیر کریں' آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا' خواہ وہ انسان ہیں یا جنات یا ملائکہ۔ شیخ بارزی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دائرۂ دعوت میں حیوانات 'جمادات' حجر اور شجر بھی شامل ہیں۔

امام سبکی کا کہنا ہے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سابقہ تمام امتوں کے بھی رسول ہیں' پھر فرمایا تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی تمام امتیں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت ہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت و رسالت کے دائرہ کے اندر ہیں' اسی وجہ سے حضرت عیسٰی علیہ السلام آخری زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شریعت پر آئیں گے۔ جو شریعتیں سابقہ انبیاء علیہم السلام لے کر آئے وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کی ہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کی طرف منسوب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔ اور وہ جو کچھ اپنی امتوں کی طرف لے کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے بھی نبی ہیں۔'

مذکورہ ماہر امام نے جو شاندار گفتگو کی اس کی نظیر سننے میں نہیں آئی' انہوں نے اس موضوع پر مستقل کتاب "التعظیم والمنۃ" لکھی حق یہ ہے کہ اسے ریشم کے کپڑے پر سنہری حروف سے لکھا جائے' اس بے مثل گفتگو کے مطابق امام بوصیری کا قول بھی ہے۔

وکل آی اتی الرسل الکرام بہا   فانما اتصلت من نورہ بہم

فانہ شمس فضل ہم کواکبہا   یظہرن انوارہا للناس فی الظلم

وکلہم من رسول اللّٰہ ملتمس   غرفا من البحرا ورشفامن الدیم

وواقفون لدیہ عند حدہم   من نقطۃ العلم اومن شکلۃ الحکم

جو جو کمالات رسولان کرام کو ملے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے وسیلہ سے تھے' آپ بزرگی میں سورج اور انبیاء ستارے ہیں جو لوگوں کی تاریکیوں میں رہنمائی کرتے ہیں' تمام رسل حضور سے حاصل کرنے والے ہیں؛ جیسے سمندر سے چلو یا شبنم سے قطرہ۔وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسے ہیں جیسے علم کے مقابلہ میں ایک نقطہ ہو۔(قصیدہ بردہ)

ہزار ہا معجزات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر ہزار ہا معجزات کا ظہور ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے خصائص عطا ہوئے جو پہلے کسی بھی نبی کو نہیں ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص و معجزات میں سے اپنے والدین کو زندہ کرنا اور ان کا ایمان لانا بھی ہے۔ ہمیشہ سے اہل علم اور محدثین متقدمین و متاخرین نے اس پر گفتگو کرتے ہوئے اسے نقل کیا۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے اسے چھپایا نہیں' بلکہ لوگوں کے درمیان اسے آشکار کیا اور پھیلایا۔ اسے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات' خصائص اور مناقب و فضائل میں شمار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا اس مقام پر سند کا ضعف نہیں دیکھا جاتا بلکہ فضائل و مناقب میں ضعیف روایت معتبر ہوتی ہے۔ آئمۂ محدثین نے ابواب مناقب میں اس سے بھی زیادہ ضعیف روایات ذکر کی ہیں بلکہ جو اس کے رتبہ کو نہیں پہنچیں ان کے ذکر میں بھی تسامح سے کام لیا اور ان کی مختلف توجیہات کیں۔

امام قرطبی کی رائے

امام قرطبی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامات وخصائص 'وصال تک تسلسل کے ساتھ بڑھتے رہے تو یہ (احیاء والدین) بھی اللہ تعالیٰ کے ان انعامات اور فضل میں سے ہے اور والدین کا زندہ ہونا شرعاً اور عقلاً محال نہیں۔

(التذکرہ '۱۷)

اسی طرح ابن سیدالناس کہتے ہیں بعض اہل علم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامات مبارکہ اور درجات عالیہ 'روح طیبہ کے قبض ہونے اور رفیق اعلیٰ سے ملاقات سے پہلے بڑھتے رہے۔ ممکن ہے یہ شان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے حاصل نہ ہو اور پھر عطا کر دی گئی' تو والدین کا زندہ ہو کر ایمان لانا دیگر مخالف احادیث کے بعد ہو۔ (عیون الاثر' ۱'۱۷۴)

حافظ شمس الدین بن ناصرالدین دمشقی نے خوب کہا

حباللہ النبی مزید فضل　　علی فضل وکان به رؤوفا
فاحیا امه وکذا اباه　　لایمان به فضلا لطیفا
فسلم فالقدیم بذاقدیر　　وان کان الحدیث به ضعیفا

(اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی پر خصوصی رحم فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت ہی مہربان ہے' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا' وہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس قدر لطف ہے۔اے لوگو تسلیم کرو اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اگرچہ اس معاملہ میں وارد حدیث ضعیف ہے)

ایک اہم ضابطہ

بعض اہل علم نے اسے یوں مؤید' قوی' پختہ' مضبوط اور ثقہ کرنے کے لئے کہا کہ یہ ایک امت کے متفقہ و مسلمہ قاعدہ کے مطابق ہے کہ کسی نبی کو جو بھی خصوصیت و معجزہ عطا کیا گیا ہے اس کی مثل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور حاصل ہوئی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قبور سے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ نصیب ہوا تو اب اس کی نظیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی ہو گی اور وہ یہی مشہور و منقول واقعہ ہے۔ اگرچہ دیگر واقعات بھی اس طرح کے واقع ہوئے' مثلاً گوشت کا بولنا' کھجور کے تنے کا فراق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رونا' لیکن

والدین کا زندہ ہونا اس کے زیادہ مماثل و مشابہ ہے' اور مسلمہ ضابطہ یہ ہے کہ حدیث ضعیف قاعدہ مقررہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے قوی ہو جاتی ہے۔

محققین علماء کی رائے

محققین علماء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے حوالے سے اس (احیاء والدین) سے بھی زیادہ قوی اور اصح راستہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ ان اہل فترت میں سے ہیں جنہیں دین کی دعوت پہنچی ہی نہیں۔ کیونکہ یہ ہرگز ثابت نہیں کہ ان تک دعوت پہنچی اور انہوں نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ ہر بچہ فطرت دین پر ہی پیدا ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ وہ دونوں ابتداء جوانی میں رحلت فرما گئے۔ انہوں نے بڑھاپا نہیں دیکھا' انہوں نے اتنی عمر نہیں پائی کہ وہ علماء کی تعلیمات سے باخبر ہوتے یا وہ سفر کے ذریعہ اہل علم کی مجالس اور صحبتوں میں استفادہ کرتے۔

اہل فترت کا حکم

اہل فترت کے بارے میں صحیح اور حسن احادیث ہیں کہ روز قیامت باری تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے امتحان تک ان کا معاملہ موقوف رہے گا' جس کے نصیب میں سعادت مندی ہو گی وہ طاعت کر کے جنت میں جائے گا۔ اور جو شقی ہو گا وہ نافرمانی کر کے دوزخ میں چلا جائے گا۔ اسی سے یہ قاعدہ سامنے آیا کہ جن لوگوں کو دعوت نہیں پہنچی ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں عذاب نہیں ہو گا اب جس کا مذہب بھی امام شافعی اور امام اشعری کے مطابق ہے وہ ان کی نجات کا قائل ہے۔

روایات کا جواب

مخالف روایات جو مسلم وغیرہ میں ہیں ان کے جواب میں محققین نے فرمایا یہ ان دلائل کی بنا پر منسوخ ہیں جن پر شکر منعم کا قاعدہ مبنی ہے اور اس پر انہوں نے قرآن مجید

سے یہ آیات بطور استدلال ذکر کی ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (الاسراء' ۱۵)	ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں۔

۲۔ ایک مقام پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ دعوت پہنچنے سے پہلے کسی کو عذاب و ثواب نہ ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ولوانا اہلکنھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیتک من قبل ان نزل ونخزی (طہ' ۱۳۴)	اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل و رسوا ہوتے۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

۳۔ سورۃ القصص میں فرمایا

ولولا ان تصیبھم مصیبۃ بماقدمت ایدیھم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایتک ونکون من المؤمنین (القصص' ۴۷)	اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انہیں کوئی مصیبت اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو کہتے' اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے۔

۴۔ اسی سورت میں دوسرے مقام پر ارشاد ہوا جس سے اہل علم نے استدلال کیا۔

وما کان ربک مهلک القری حتی یبعث فی امها رسولا یتلوا علیهم ایتنا وماکنا مهلکی القری الاواہلها ظلمون (القصص' ۵۹)

اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتاجب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں۔

۵۔اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جاہل مکلف نہیں' اور اہل نقل نے یہی بات اس آیت سے استنباط کی۔

ذلک ان لم یکن ربک مهلک القری بظلم واهلها غفلون (الانعام' ۱۳۱)

یہ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

۶۔اسی سورت میں سب سے سچے قول والے نے فرمایا

ان تقولوا انما انزل الکتب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستهم لغفلین (الانعام' ۱۵۶)

کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی۔

۷۔سورۂ شعراء میں اہل جہاں کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا۔

وما اهلکنا من قریة الا لها منذرون ذکری وماکنا ظلمین (الشعراء' ۲۰۹'۲۰۸)

اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی مگر جسے ڈر سنانے والے ہوں نصیحت کے لئے اور ہم ظلم نہیں کرتے۔

۸۔ اللہ تعالیٰ نے کفار کے عذر کو ختم کر دیا کہ وہ دوزخ میں کوئی مددگار نہیں پائیں گے کے بارے میں فرمایا ۔

وھم یصطرخون فیھا ربنا اخرجنا نعمل صلحا غیر الذی کنا نعمل اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکرو جاء کم النذیر (الفاطر' ۳۷)

وہ اس میں چلاتے ہوں گے' اے ہمارے رب 'ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا۔

الغرض مذکورہ قاعدہ ہمارے فقہ و اصول میں قطعی اور مسلمہ ہے اور یہ اس کا محتاج نہیں کہ اس پر کوئی نقل پیش کی جائے۔

اس کی نظیر مشرکین کے بچوں کا عذاب میں ہونے والی روایات کا منسوخ ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ناسخ ہے۔

ولاتزروازرۃ وزراخری (الاسراء' ۱۵)

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔

NafseIslam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

اس استدلال پر وہ حدیث بھی دال ہے جسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والدین کے بارے میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ماسألتھما ربی فیعطینی فیھما وانی لقائم یومئذ المقام المحمود (المستدرک' ۲/۳۹۷)

میں نے اپنے رب سے جو کچھ ان کے بارے میں مانگا اس نے مجھے عطا فرمایا تو میں مقام محمود پر کھڑا ہونگا۔

جو واضح کر رہا ہے کہ اس مقام پر انہیں شفاعت نصیب ہو گی اور یہ امتحان کے موقعہ پر طاعت کی صورت میں ہی ہو گی' اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما والی روایت کو محمول کیا جائے گا جسے تمام رازی نے فوائد میں ذکر کیا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اذا کان یوم القیامة شفعت لابی وامی وعمی واخ لی کان فی الجاہلیة(ذخائر العقبی، ۱۷)

روز قیامت میں اپنے والد، والدہ، چچا اور جاہلیت کے بھائی کی شفاعت کروں گا۔

اس سے مراد رضاعی بھائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ امام محب طبری نے چچا کے حوالے سے مذکور فرمان کی یہ تاویل کی ہے کہ ان کے عذاب میں تخفیف کی شفاعت ہے جیسا کہ مسلم میں ہے۔(ایضاً،۱۷)

ہاں یہ تاویل ان کے حق میں ضروری ہے کیونکہ انہوں نے بعثت کا دور پایا لیکن وہ اسلام نہ لائے۔

امام فخرالدین رازی کا خوبصورت مسلک

امام فخرالدین رازی نے ایک اور مسلک اختیار کیا ہے جو نہایت ہی خوبصورت اور تعظیم و تکریم پر مشتمل ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین مشرک نہیں تھے۔ بلکہ وہ اہل توحید اور دین ابراہیمی پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اجداد حضرت آدم تک توحید پر ہی رہے۔ انہوں نے اس پر قرآن سے استدلال کیا جو تمام عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی السجدین (الشعراء ۲۱۸، ۲۱۹)

جو تجھے دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو۔ اور تمہارا سجدہ کرنے والوں میں منتقل ہونا۔

دوسرے مقام پر فرمایا

انما المشرکون نجس (التوبہ، ۲۸)

مشرک نرے ناپاک ہیں۔

یہ کفار کا حکم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مبارک فرمان ہے۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین — میں پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔

(دلائل النبوۃ لابی نعیم ۱، ۵۷)

سیوطی کی تحقیق

میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اجداد کے بارے میں مطالعہ کیا میں نے انہیں حضرت آدم سے لیکر مرۃ بن کعب بن لوئی تک' تمام کو صاحب تقویٰ اور اہل ایمان پایا۔ ہاں ان میں آزر کو مستثنیٰ کیا جائے گا بشرطیکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہوں اگر وہ آپ کے چچا ہیں جیساکہ امام رازی اور اسلاف کی پوری جماعت کا موقف ہے تو حکم تمام کو شامل ہو گا۔

آثار کی شہادت

اور اس پر صحیح آثار شاہد ہیں کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان کوئی کافر نہیں' اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کا یہ معنیٰ ہے۔

کان الناس امۃ واحدۃ — لوگ امت واحدہ ہی تھے۔

(البقرہ' ۲۱۳)

تو ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ان الفاظ میں ہے۔

رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا (نوح ۲۸، ۱) — اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے۔

حضرت سام بن نوح کے بارے میں ہے کہ وہ نبی تھے آگے ان کے بیٹے ارفخشند صدیق تھے' انہوں نے اپنے جد حضرت نوح علیہ السلام کو پایا اور انہوں نے ان کے لئے دعا بھی کی اور یہ بہترین ساتھی تھے۔

عربوں میں کوئی مشرک نہ تھا

طبقات ابن سعد میں ہے کہ بابل میں عہد نوح سے لوگ اسلام پر ہی تھے۔ یہاں تک کہ نمرود بن کوش بن کنعان وہاں کا بادشاہ بنا تو اس نے انہیں بت پرستی کی دعوت دی۔ (الطبقات' ۱=۴۴)

رہا معاملہ عربوں کا تو بخاری وغیرہ کی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ عہد ابراہیمی سے لے کر عہد عمرو بن عامر خزاعی تک ان میں کوئی مشرک نہ تھا' یہ پہلا شخص ہے جس نے بت پرستی شروع کی اور دین ابراہیمی میں تبدیلی کی' اس سبب سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوزخ میں اپنی آنتیں کھینچتے ہوئے دیکھا۔

اس بات کی متعدد علماء نے تصریح کی ہے اور مختلف محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔ ابن حبیب نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔

كان عدنان ومعد وربيعة ومضر وخزيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم الا بخير

عدنان' معد' ربیعہ' مضر' خزیمہ اور اسد تمام ملت ابراہیمی پر تھے۔ ان کا تذکرہ اچھا ہی کیا کرو۔

الروض الانف میں ہے

لاتسبوا الياس فانه كان مؤمنا

الیاس کو برا نہ کہو کیونکہ وہ اہل ایمان ہیں۔

(الروض' ۸)

دلائل النبوۃ از امام ابونعیم میں ہے' حضرت کعب بن لؤی نے اپنی اولاد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی وصیت کی اور ساتھ کہا۔

يا ليتني شاهد نجواء دعوته
اذا قريش تبغي الحق خذلانا

کاش میں اس وقت حاضر ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی دعوت دیتے اور قریش اسے نیچا کرنے کی کوشش کرتے۔(دلائل النبوۃ: ۱' ۹۰)

چار کا معاملہ

رہا کلاب، قصی، عبد مناف اور ہاشم کا معاملہ ان کے بارے میں بندہ کسی نص سے آگاہ نہ ہو سکا، باقی عبدالمطلب تو ان میں اختلاف ہے، مختار یہی ہے کہ وہ ان اہل فترت میں سے ہیں جنہیں دعوت نہیں پہنچی، قصۂ اصحاب فیل میں ان کا یہ قول اس کی تائید کر رہا ہے۔

لاهم ان المرء يمنع رحله فامنع حلالک
وانصر على آل الصليب وعابديه اليوم آلک

(اے اللہ! آدمی اپنے مرکز کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما، ان کی صلیب اور اسلحہ تیرے گھر پر غالب نہیں آ سکتے) (الطبقات-۹۲/۱)

حضرت مجاہد اور سفیان بن عیینہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے اسلام پر ہونے پر اس آیت مبارکہ سے استدلال کیا ہے۔

واذقال ابراہیم رب اجعل هذاالبلد آمنا واجنبی وبنی ان نعبدالاصنام (ابراہیم، ۳۵)

یاد کرو جب ابراہیم نے کہا میرے رب بنا دے اس شہر کو امن والا اور مجھے بچا اور میرے بیٹوں کو بت پرستی سے۔

ابن منذر نے تفسیر میں عالم کبیر ابن جریج سے صحت کے ساتھ اس فرمان باری تعالی

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی (ابراہیم، ۴۰)

اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔

کے تحت نقل کیا ہے۔

فلن یزال من ذریة ابراہیم ناس علی الفترة یعبدون اللّٰه

حضرت ابراہیم کی اولاد میں ہمیشہ کچھ لوگ فترت پر رہے اور اللہ تعالی ہی کی عبادت کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس، مجاہد اور قتادہ سے اللہ تعالی کے اس ارشاد گرامی

وجعلها کلمة باقية فی عقبه لعلهم یرجعون (الزخرف' ۲۸) — اور اسے اپنی نسل میں باقی کلام رکھا تاکہ وہ باز آئیں۔

کی تفسیریوں منقول کی ہے۔

الاخلاص والتوحید لایزال فی ذریته من یوحدالله ویعبده (جامع البیان' ۱۳=۸۱) — اخلاص اور توحید مراد ہے' ہمیشہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں ایسے لوگ رہے جو اللہ کو واحد مانتے اور اس کی عبادت کیا کرتے۔

حافظ ابن ناصرالدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے۔

تنقل احمد نورا عظیما تلألأ فی جباه الساجدینا

تقلب فیهم قرنا فقرنا الی ان جاء خیر المرسلینا

(نور احمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا اور ہر بہتر سے بہتر خاندان میں ہوتا ہوا خیرالمرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صورت میں ظهور پذیر ہوا)

یہ منقول ادلہ کا خلاصہ ہے' یہ چمکتے ہوئے بدر و قمر ہیں نہ کہ ستارے' ان سے سینوں کو شرح نصیب ہوا ہے 'مسئلہ سورج کی طرح چمک اٹھا ہے' جو بھی اس مسئلہ میں فکر و نظر کرے گا' اس کے تمام گوشوں کا مطالعہ کرے گا' اس پر مخفی معاملہ آشکار ہو جائے گا اور جس کے ہاں اس کا موقف قوی ہے اور اس کے ہاں دوسرا موقف قوی ہے تو وہ اسے اپنائے' ہمارا ان پر جبر نہیں' ہاں وہ آدمی ایسا ہو کہ دلائل کی بنیاد پر چلتا ہو تو ایسا آدمی جو قول بھی اختیار کرے اور جس ترجیح کو اپنائے درست ہے اور اپنے قول پر دلائل ذکر بھی کر سکتا ہے۔ لیکن جس کا مطالعہ بھی کم ہو اور پھر وہ فحش کلامی اور گالی میں زبان دراز کرے تو "انا لله ولا حول ولا قوة الابذی الطول" اگرچہ وہ یہ ارادہ رکھتا ہو کہ میں نے اپنی تحقیق میں ترجیح دی ہے اور میرا مقصد اصلاح

کے سوا کچھ نہیں۔

مجھے کسی نے ایک اہل حدیث کے بارے میں بتایا جس نے ساری عمر جلد بازی میں گزار دی ہے کہ ان کے پاس میرے دلائل کا تذکرہ ہوا تو وہ چیخ پڑے اور نفرت کرتے ہوئے منہ پھیرلیا اور ان کے منہ سے پانی بہنا شروع ہو گیا زبان نکل آئی۔ چہرہ رات کی طرح سیاہ ہو گیا قریب تھا کہ وہ ستاروں کی طرف اڑتا وحشیوں کی طرح دوڑا' پھر اس کے منہ میں جو کچھ آیا اس نے کہا جو فحش کلام و گفتگو اس نے کی ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس نے یہ بھی تذکرہ کیا کہ والدین کے بارے میں قرآن عظیم میں نازل ہوا ہے۔

ولاتسئل عن اصحاب الجحیم (البقرہ' ۱۱۹)	تم سے اصحاب دوزخ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

میں نے ناقل سے کہا تم نے اس کے شیخ کے کلام سے اس کا منہ بند کرنا تھا جو نہایت ہی مضبوط اور مستحکم محدث (ابن حجر) ہیں اور اس کی جلائی ہوئی آگ کو وہاں ہی ٹھنڈا کر دیتا تھا۔

اگر وہ بے وقوفی کے بغیر وہی نقل کر دیتا جو منقول ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ قصور تو ان لوگوں کا ہوتا ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں یا تو بلندی پر اترانے کی بنا پر یا حد غلو کی طرف تجاوز کرتے ہوئے یا اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے اور تکبر کرتے ہوئے یا دوسرے کو حقیر و ذلیل جانتے ہوئے یا مجھ جیسے آدمی پر حملہ آور ہوئے ایسا کوئی کرے۔

کیا یہ قواعد مسلم نہیں؟

کیا اس کے نزدیک وہ قاعدہ شکر منعم پکا نہیں جس پر یہ مسئلہ مبنی ہے۔ کیا قاعدہ حسن و قبیح مضبوط نہیں جو اسے مستحکم بنا رہا ہے' کیا وہ نہیں جانتا کہ غافل، مکلف

نہیں ہوتا؛ کیا بعثت سے پہلے افعال کے بارے میں نہیں جانتا کہ ان پر تشدد ہے یا تخفیف؛ کیا وہ فن اصول' قواعد استدلال اور متعارض نقول کے ترجیح سے آگاہ نہیں ؛

لاتحسب المجد تمرانت آکله
لن تبلغ المجد حتى تلعق الصبرا

(کھجور کھانے سے انسان بزرگ نہیں ہوتا جب تک مقام صبر حاصل نہ ہو انسان بزرگی نہیں پا سکتا۔)

کیا پہلا معاملہ بھول گیا ہے ؟

کیا اسے وہ پہلا معاملہ بھول گیا جب میں نے لکھا تھا کہ انبیاء کی زیارت بیداری میں ممکن ہے اور اس پر آئمہ اور حفاظ کی تصریح ہے تو اس پر وہ بپھر اٹھا اور مجھے برا بھلا کہتے ہوئے کہنے لگا یہ تو محال ہے۔ کثرت قیل و قال سے خوش ہونے لگا۔

جب اس پر تشدید بڑھی اور اسے اطلاع ملی کہ تجھ پر تو تکفیر لازم آرہی ہے تو اس نے اپنے الفاظ بدلتے ہوئے کہا میں نے تو دعویٰ اجماع کا انکار کیا تو اس کا قول ثانی پہلے سے بھی بدتر ٹھہرا کیونکہ ممکنات میں باری تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں کسی کو اختلاف ہے ہی نہیں' تو جو جائز اور محال میں فرق نہیں کر سکتا اس کے لئے خاموشی ہی بہتر و مناسب ہوتی ہے۔ میں نے اسی واقعہ کے متعلق کہا تھا۔

رؤية الانبياء بعد الممات ادخلوها فى حيزالممكنات
قل لمن قال انه مستحيل اترک الخوض عنک فی الغمزات
انت لاتعرف المحال ولاالممكن لامابا لغير او بالذات
فاحترز ان نزل زلة كفر وتوق مواقع الزلات

(حضرات انبیاء علیہم السلام کی زیارت وصال کے بعد ممکنات میں سے ہے۔ جو کہتا ہے محال ہے اسے کہیں تو ان گہرائیوں میں غوطہ زن نہ ہو۔ کیونکہ تجھے محال و ممکن کا علم نہیں اور نہ تو جانتا ہے کہ بالغیر محال کون ہے اور کون بالذات ہے' بچ جا کہیں کفر میں نہ گر جانا اور پھسلنے والے مقامات سے بچ کر رہو

میرا قصور صرف یہ ہے

اس نے مجھے جو اپنے تیروں کا نشانہ بنایا اور مجھے برا بھلا کہا اس کی وجہ صرف یہ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کی نجات والے قول کو ترجیح دی ہے اور میرے سامنے اسلاف صالح کا اسوہ ہے' کیا مجھ سے پہلے یہ بات ایسے علماء نے نہیں کہی کہ اگر ان کا وزن پہاڑوں سے کرایا جائے تو وہ پھر بھی بھاری ٹھہریں گے۔ ہاں اگر وہ عدم اطلاع کی بات کرے تو عذر مقبول ہے یا نسیان کا قول کرے تو کوئی بات نہیں' انسان بھول سکتا ہے۔

وماسمی الانسان لا لنسیہ
ولا القلب الا انہ یتقلب

(انسان کہنے کی وجہ اس کا نسیان ہے اور قلب کی وجہ اس کا بدلنا ہے)

یہ بعید کیوں؟

کیا بعید ہے جس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کو نجات عطا فرمائے کہ وہ اس کے وسیلہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو نجات دے اور اگر یہ بعید ہے تو میرے نزدیک وہ شدت کے بجائے نرمی کا راستہ بہتر ہے اور اگر وہ اس پر ڈٹا رہے گا تو وہ بخیل ہے۔ جس نے راہ سخاوت کو ترک کر دیا۔

شح السخاوی بالانجاء یذکرہ عن والدی سیدالانبیاء والامم
لن عزان یبلغ البحر الخضم یالیتہ یستقی من وابل الدیم

(سخاوی نے نجات والدین سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر سے بخل کیا اگر وہ محسوس کرتا کہ وہ بحر عظیم پر ہے تو کاش اس دائمی برسات سے سیراب ہو جاتا)

کیا میرے پاس دلیل نہیں؟

کیا مخالف یہ سمجھتا ہے کہ ترجیح پر میرے پاس دلیل نہیں' میں نے محض خواہش

نفس کی بناء پر بغیر دلیل ترجیح دی ہے' معاذ اللہ! میرے سامنے دلائل قاطعہ ساطعہ خالصہ' روشن' جامع مانع' پختہ' مضبوط' مستحکم اور پکے' نفیس و اعلیٰ' جازم و لازم مثبت' صحیح' صریح' تامہ و شاملہ ہیں جو دوسرے کی شکست کا سبب بن سکتے جیسا کہ کہا گیا۔

اتحس القوافی تحت غیر لوائنا ونحن علی قوالها امراء

یا مجھ پر اس لئے برس رہا ہے کہ میں نے دوسرے قول پر سکوت کیا ہے اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ میں بھی اسے زبانوں پر جاری کرواؤں تو سبحان اللہ مجھے اس قول کی حکایت سے کیا نسبت؟ کیا میں حالت نیند میں ہوں یا اونگھ رہا ہوں' کیا ان میں سے نہ بنوں جو اچھا قول سنتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں 'کیا مجھے حق نہیں کہ اپنے اور اس کے درمیان دیوار بنا دوں جس میں دروازہ ہو اس کے اندر رحمت اور باہر عذاب ہو۔

سکوت پر دلائل

ا۔ علماء نے اس خاموشی کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے اسے حسن ادب اوراحسن طریقہ قرار دیا ہے۔

۲۔سائل ان لوگوں میں سے ہے جو آخرت کا مقر ہے اوراس کی مجلس میں خواتین و عوام اور کم فہم بلکہ نئے نئے مسلمان ہونے والے لوگ بھی آتے ہیں' کیا ہم ان تک یہ بات پہنچانے والے بن جائیں' پھر ان کے فہم بھی کم اور طبائع بھی بہتر نہیں تو ہمیں ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے' ہر مقام کے لئے مقال ہوتا ہے اور ہر معلوم کا بیان بھی کہاں ضروری ہوتا ہے؟

امام بیہقی نے شعب الایمان میں بعض اسلاف سے نقل کیا۔ جس کی عقل اس کے علم سے چھوٹی ہے اس کا علم اسے قتل کردے گا۔ (شعب الایمان ۱۶۷۴)

اور جس نے کلام کیا اس کا خون مباح اور مذمت کثیر ہوئی پھر اس سے میری کیا غرض متعلق ہے؟ کیا اس مسئلہ کا تعلق اصول دین سے ہے کہ اس سے خاموشی سے

ضیاع کا خطرہ ہے یا کوئی ایسی عبادت ہے کہ خاموشی کی وجہ سے اس میں خلل وفساد آ جائے گا۔یا عقد مالی ہے جس میں نقص آ جائے گا یا مسئلہ نکاح ہے کہ اس میں حرام کو حلال بنایا جا رہا ہے یا قصاص کا معاملہ کہ وہاں خاموشی سے حق چھن جائے گا یا اس سے کسی کی ہتک عزت لازم آ رہی ہے' بلکہ یہاں تو ادب مطلوب ہے اور بہت سے مقامات پر خاموشی واجب و مستحب ہوتی ہے۔

ترک الامور التی تخش عواقبھا فی اللہ احسن فی الدنیا وفی الدین

(اللہ کی خاطر ان امور کا ترک کر دینا جن کے انجام سے خوف ہو' دنیا و دین میں احسن طریقہ ہے)

آیت سے استدلال

رہا منکر کا آیت سے استدلال کہ

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (البقرہ' ۱۱۹) اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہو گا۔

ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تو ہم اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ علوم حدیث میں یہ ثابت ہے کہ سبب نزول کا حکم' حدیث مرفوع والا ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں صحیح اور متصل حدیث ہی مقبول ہو گی نہ کہ ضعیف و مقطوع۔ مذکورہ سبب نزول کے بارے پوری دنیا میں کہیں بھی متصل اور صحیح سند ثابت نہیں۔ اور اس کے منکر کو بھی اعتراف ہے کیونکہ جب بات اس سے کی گئی تو اس نے انکار نہیں کیا اور اگر وہ حدیث ضعیف سے عذاب کا قول کر رہا ہے تو احادیث نجات کو بطریق اولیٰ مقبول ہونا چاہئے کیونکہ یہ اس سے افضل ہیں۔ جب وہ اس مقطوع روایت سے دوزخ ثابت کر رہا ہے تو اس متصل روایت سے جنت کیوں ثابت نہ ہو گی؟

یہاں خطاب کس کو ہے؟

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سامنے رکھا جائے کہ یہاں خطاب کس کو ہے؟ ا
آیت کے آگے پیچھے ملاحظہ کر لو۔

یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوبعھدی اوف بعھدکم وایای فارھبون (البقرۃ ۴۰)	اے یعقوب کی اولاد' یاد کرو میرا احسان میں نے تم پر کیا اور میرا عہد پورا کر میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور خاص می ہی ڈر رکھو۔

وہاں سے لے کر دوسرے مقام

یابنی اسرائیل اذکروانعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین (البقرہ' ۴۷)	اے اولاد یعقوب' یاد کرو میرا وہ احسان ج میں نے تم پر کیا اور یہ کہ اس سار زمانہ پر تمہیں بڑائی دی۔

تمام کا تمام خطاب اہل کتاب کو ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ طویل بات ختم کر کا مرحلہ آیا تو پھر بنی اسرائیل کا تذکرہ کیا تاکہ واضح ہو جائے کہ ابتداء و انتہا میں وہی مراد ہیں' تو اصحاب جحیم سے مراد اہل کتاب کے وہ کفار ہیں جنہوں نے دین کی دعوت قبول نہ کی۔

ہمارے مؤقف کی تائید

ہمارے مؤقف کی اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے اس میں بن اسرائیل کی اولاد' خصوصاً یہود اور تورات میں تحریف و کمی کرنے والوں سے خطاب ہے اس پر یہ قول شاہد ہے جسے امام فریابی' اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد (جو تفسیر قرآن کے امام ہیں) سے نقل کیا۔

من لربعین ایة من سورة البقرة الی عشرین ومائتفی بنی اسرائیل
سورۃ البقرہ کی آیت چالیس سے ایک سو بیس تک بنی اسرائیل کے بارے میں ہیں۔

اس پر آیت کے الفاظ و معانی کی بھی دلالت ہے مثلاً جحیم عظیم آگ کو کہا جاتا ہے اس پر لغت اور آثار عادل ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابومالک(جو معروف تابعی ہیں) سے نقل کیا ہے کہ اصحاب الجحیم میں جحیم سے بڑی آگ مراد ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی

لہا سبعۃ ابواب
جہنم کے سات طبقات ہیں۔

کی تشریح میں نقل کیا سب سے پہلا جہنم' دوسرا لظی تیسرا حطمہ چوتھا سعیر' پانچواں سقر چھٹا جحیم' ساتواں ھاویہ' پھر فرمایا۔

الجحیم فیہا ابو جہل الحواب
جحیم میں ابو جہل پاپی ہو گا۔

(جامع البیان' ۱۴'۲۷)

اس مقام پر وہی ہو گا جس کا کفر بھی بڑا ہو' جس کا گناہ بھی بڑا اور وہ علم و یقین کے بعد انکار کرنے والا ہو گا' جس نے آیات کتاب میں تبدیلی کی ہو گی' جانتے ہوئے انکار و مذمت کی ہو گی اور تورات کو بدل ڈالا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی اس نے تکذیب کی ہو گی' حالانکہ اسے اس کی کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصدیق' اتباع اور طاعت کا حکم تھا۔

یہ حکم اہل فترت کا نہیں ہو سکتا

لیکن ایسا اہل فترت کے لئے نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے پاس نہ علم آیا اور نہ کتاب' نہ انہوں نے کسی کا انکار کیا اور نہ انہوں نے کسی کتاب میں تبدیلی کی؟ یہ لوگ اس قبیل سے نہیں' خصوصاً وہ اشخاص و افراد جن میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منتقل ہوتا رہا۔

حضرت ابو طالب کا سنئے

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابو طالب پر سب سے کم عذاب ہو رہا ہے' وجہ اس کی فقط یہ ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور اپنی قرابت کا احساس کیا' باوجود اس کے انہوں نے لمبی عمر پائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاعت و دعوت سے انکار بھی کیا۔

فماظنک بابویہ اللذین هما اشد قربًا وآکدحبًا واقصر عمرًا وابسط عذرًا

اب تمہارا کیا خیال ہے آپ ﷺ کے والدین کے بارے میں جن کے قرب سے بڑھ کر کسی کا قرب نہیں 'ان سے بڑھ کر آپ ﷺ کا محب کون ہے' انہوں نے کم عمر پائی اور ان کا عذر بھی نہایت ہی معقول ہے۔

معاذ اللہ! وہ طبقہ جحیم میں کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان پر اسقدر عظیم عذاب کیوں؟ یہ بات اسے ہرگز سمجھ نہیں آسکتی جو ذوق سلیم رکھتا ہے۔

منکر کا رد

منکر کا یہ کہنا کہ ان کے عذاب کے بارے میں متعدد احادیث ہیں' تو میں ان تمام سے واقف ہوں' میں نے تمام کو جمع کر کے تحقیق کی ہے ان میں سے اکثر ضعیف و معلول ہیں اور جو صحیح ہیں' وہ یا تو سابقہ دلائل کی وجہ سے منسوخ ہیں اور ان کے معارض ہیں' تو پھر ان میں اصول کے مطابق ترجیح دینا ہو گی۔

آئمہ مالکیہ کا جواب

آئمہ مالکیہ میں سے بعض نے یہ روشن جواب دیا ہے کہ یہ عذاب والی روایات اخبار آحاد ہیں اور یہ دلائل قطعی (جن میں نجات کا ذکر ہے) کے معارض و مقابل آہی نہیں سکتیں۔

بچوں کے بارے رائے

میں کہتا ہوں منکر مشرکین کے بچوں کے بارے میں کیا کہے گا' حالانکہ ان کے دوزخی ہونے پر مضبوط و صحیح حدیث ہے' اگر وہ کہے کہ میں انہیں دوزخی ہی مانتا ہوں تو یہ بہت بڑا قول ہے اور اس پر عظیم خطرہ ہے اور اگر وہی قول کرے جو دیگر اہل علم نے کیا تو اب پریشانی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس سے منکر نے یہ مان لیا کہ ان روایات سے عدول کر لیا جائے جو ان کے دوزخی ہونے کے بارے میں وارد ہیں' تو ماننا پڑے گا کہ وہ اہل تحقیق و علم کے ہاں منسوخ ہیں کیونکہ انہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

سألت ربی الاھین من ذریۃ البشر فاعطانیھم	میں نے اپنے رب سے انسانی اولاد کے لئے عرض کیا تو اس نے مجھے عطا فرما دیا

بچوں اور جنہیں دعوت نہیں پہنچی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے یہ ارشاد گرامی بھی ناسخ ہیں۔

ولاتزر وازرۃ وزراخری وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا (الاسراء' ۱۵)	اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج دیں۔

پہلے جملہ سے بچوں کے عذاب کا نسخ ہے' جبکہ دوسرے سے ارسال سے پہلے کے لوگوں سے عذاب کا نسخ ہے' غور کیجئے ان اسرار پر جو نظم قرآن میں ہے اور وہ خوبصورت عمدہ معانی و مفاہیم جو ترتیب فرقان میں سموئے گئے ہیں۔

Nafseislam
Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

قل للسخاوی ان تعروک مشکلة .
علمي كبحر من الامواج ملتطم
(سخاوی سے کہہ دو اگر تجھے کوئی مشکل عارض آجائے تو میرا علم سمندر کی موجوں کی طرح ہے)

سوال و جواب

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اس دور میں دعوت عیسٰی علیہ السلام موجود تھی تو ہم کہتے ہیں والدین کریمین تک اس دعوت کا پہنچنا ہرگز ثابت نہیں نہ ہی انہیں کسی نے اس کی خبر دی اور نہ یہ معاملہ ان پر کسی نے واضح کیا' اگر کوئی یہ بات تسلیم نہیں کرتا تو پھر تمام دنیا میں اہل فترت کا وجود ہی نہ ہو گا کیونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے بھی تمام کائنات میں رسول آئے اور جو بھی فترت کا زمانہ ہوتا ہے اس سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام نبی تشریف لائے ہوئے ہیں اور حضرت آدم سے پہلے بشر تھے نہیں کہ ان سے احکام متعلق ہوں مثلاً کفر و اسلام یا حلال و حرام۔

اگر ہم ہر بعثت کا اعتبار کریں خواہ اس کا پیغام لوگوں تک نہ پہنچا ہو تو پھر احادیث اہلِ فترت کا محال ہونا لازم آئے گا کیونکہ پھر ایسا وصف کسی قوم میں ہے ہی نہیں کہ ان پر یہ حکم (احادیث والا) لگایا جائے' حالانکہ بلاشبہ الفاظ حدیث صراحۃً ان کے وجود پر دال ہیں اور واضح کر رہے ہیں کہ اہل فترت سے وہ لوگ مرا ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت کے مٹ جانے اور رسول کریم سراج منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شاہد ہے۔

یاهل الکتاب قد جاء کم رسولنا یبین لکم علی فترة
اے کتب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے کہ تم پر

من الرسل ان تقولوا ماجاء نا من بشير ولانذير فقد جاء کم بشير ونذير (المائدہ ۱۹)

ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا' کہ کبھی کہو ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا' تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے۔

مفسرین نے اعلانیہ کہا ہے کہ دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ فترت کہلاتا ہے۔ امام ابن جریر نے اس آیت کے تحت فرمایا

الفترة انقطاع الرسل بعد مجیئھم من فترالامر اذا ھدأ وسکن (جامع البیان' ۶-۲۲۷)

انبیاء کی تشریف آوری میں انقطاع آ جانا فترت کہلاتا ہے۔ یہ فتر سے مشتق ہے جس کا معنیٰ خاموش وساکن ہونا ہے۔

جوہری نے صحاح میں کہا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دو رسولوں کے درمیان فاصلہ فترت ہوتا ہے۔ اب فترت کا زمانہ ہو گا کہ پہلے رسول دعوت لے کر آئے پھر اس کی دعوت کو بہت عرصہ گزر جائے اور ان کی شریعت مٹ جائے۔

امام حاکم نے شرائط بخاری و مسلم پر صحیح حدیث نقل کی ہے۔

اذا کان یوم القیامة جاء اهل الجاهلیة یحملون اوثانهم علی ظهورهم (المستدرک' ۴=۴۹۷)

روز قیامت اہل جاہلیت بتوں کو اپنی پشتوں پر اٹھائے ہوئے ہونگے۔

پھر حدیث کا بقیہ حصہ کہ ان کا امتحان ہو گا جو واضح ہے' یہ زمانہ فترت پر دال ہے۔

امام شافعی کی تصریح

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصریح کی ہے' زمانہ فترت بعثت سے دو سو سال کے بعد آتا ہے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔۔ علاوہ ازیں ان کی ظاہری حیات میں ایسی قوم تھی جن تک دعوت نہ پہنچی وہ علاقہ چین میں تھی' جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے دو سو سال بعد ایسے لوگ ہیں جنہیں دعوت اسلام نہیں پہنچی جبکہ دین اسلام کا غلبہ رہا تو تمہارا کیا خیال ہے زمانہ جاہلیت کے ان لوگوں کے بارے میں جہاں تمام زمین پر کفر ہی کفر تھا۔ اور کفار کا غلبہ تھا' تو مدار دعوت کے پہنچنے اور نہ پہنچنے پر ہے' جس کو دعوت نہیں پہنچی وہ نجات پانے والا ہے وہ بعثت محمدی سے پہلے تھا یا بعد میں۔ اور جس نے زمانہ فترت پایا اور اسے دعوت پہنچی لیکن اس نے انکار و رد پر اصرار کیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

یہ آخری قسم محل اجماع ہے اس میں کسی کا بھی نزاع نہیں۔ اس طرف امام نووی نے مسلم میں اشارہ کیا تو جس کو اللہ اور اس کا رسول معذور سمجھے وہ معذور ہے اور جسے وہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔

امام ابی نے شرح مسلم میں زیر بحث مسئلہ پر بڑی تفصیلی اور پختہ گفتگو کی ہے کہ اہل فترت سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسلان کرام کے زمانے کے درمیان ہوتے ہیں' نہ تو پہلے رسول ان کی طرف آئے اور نہ انہوں نے دوسرے رسول کو پایا' مثلاً اعراب جن کی طرف حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی رسول نہ تھے اور نہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا۔

اہل فترت کی اقسام

پھر لکھا کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل فترت تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ جنہوں نے اپنی بصیرت کی بنیاد پر توحید پائی خواہ وہ شریعت میں داخل نہ تھے مثلاً زید

بن عمرو بن نفیل یا وہ شریعت عیسوی میں داخل تھے۔
۲۔انہوں نے نہ تو شرک کیا اور وہ اہل توحید تھے۔ اور نہ وہ کسی نبی کی شریعت کے تابع تھے۔ اور نہ انہوں نے اپنے لئے شریعت کا انتخاب کیا اور نہ انہوں نے اپنے کسی دین کو گڑا' تمام عمر غفلت میں بسر ہو گئی۔

پھر لکھا زمانہ جاہلیت میں جن لوگوں کا حال یہ تھا وہ حقیقتہً اہل فترت ہیں۔
۳۔جنہوں نے شرک کیا اور توحید کا راستہ اختیار نہ کیا بلکہ اس میں تبدیلی کی کوشش کی اور اپنی ذات کے لئے نئی شریعت بنالی' خود ہی حرام و حلال کر لیا اور ایسے لوگ اکثر ہیں۔ (اکمال المعلم' ۱=۶۱۸)

آگے لکھا جن لوگوں نے کہا اہل فترت پر عذاب ہے ان کی مراد یہی لوگ ہیں' یا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ اخبار آحاد ہیں اور یہ دلائل قطعی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں' جیسا کہ تفصیلاً پیچھے گزر چکا ہے بعض متاخرین اہل علم نے فرمایا۔

انه یجب اخراج الابوین الشریفین من هذا القسم	حضور ﷺ کے والدین شریفین کو اس قسم سے خارج قرار دینا لازم و فرض ہے۔

دیگر دلائل سے تائید

کچھ دیگر دلائل بھی ہیں جو اگرچہ صراحۃً نہیں مگر تائید کرتے ہیں مثلاً امام ابن جریر نے

ولسوف یعطیک ربک فترضی (الضحی' ۵)	اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کے تحت حضرت ابن عباس نے نقل کیا

من رضی محمد صلی الله	حضور ﷺ کی رضا یہ بھی ہے کہ

علیه و آله وسلم ان لایدخل احدمن اهل بتیه النار — اہل بیت میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہ ہو۔

اس کا عموم شاہد ہے۔

۲۔امام ابوسعید نے شرف النبوۃ وغیرہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا۔

سألت ربی ان لایدخل النار احدمن اهل بیتی فاعطانی ذلک — میں نے اپنے رب سے عرض کیا میری اہل بیت میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرنا اس نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔

اس کے الفاظ بھی عام ہیں اور اس کی توجیہ کی طرف ہم نے ابتداءِ مقالہ میں حدیث ابن عمر کے تحت گفتگو کی ہے۔

اس لئے حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر نے اصول و آثار کی رعایت کرتے ہوئے نہایت جامع طور پر فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء و اجداد کے بارے میں یہ حسن ظن (عقیدہ) رکھا جائے کہ روز قیامت بوقت امتحان ان کو اطاعت نصیب ہو جائے گی' تاکہ اس سے جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو جائے۔

اور اگر ہم موضوع روایات لانا چاہتے جیسا کہ کچھ لوگوں نے کیا تو ہم یہ حدیث ذکر کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر وحی فرمائی ہے کہ میں نے ہر اس پشت و بطن پر آگ حرام کر دی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے' لیکن ہم اسے دلیل نہیں بناتے اور نہ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں' کیونکہ دلائل قویہ کے ہوتے ہوئے موضوع روایات کی کیا ضرورت؟ جیسے بدر کے طلوع ہوتے ہوئے ستاروں کی کیا ضرورت ہے' یا پانی کی موجودگی میں تیمم باطل ہو جاتا ہے۔ جو کچھ میں نے اس منکر بھائی کے لئے لکھا ہے اسے وہ حدیث اور دین کی بنیاد پر رد نہیں کر سکتا اور یہ درجہ حفظ سے دور نہیں' ہاں ہم نے زبان درازی کی کوشش نہیں کی۔ اچھے معانی کو تبدیل نہیں کیا،کیونکہ

اچھے کلام اور حفظ زبان کے بارے میں حکم ہے۔
ولاتستوی السئیة ولاالحسنة   برائی اور نیکی برابر نہیں۔
اللہ تعالیٰ اسے بھی اور ہمیں بھی باعمل علماء میں سے بنادے ہمارے سینوں میں جو کچھ ہے اسے خارج کردے اور جنت میں ہمیں جمع فرمادے۔
یہ ایک ادبی مقالہ تھا جس کے ذریعے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نسب کی خدمت کی ہے۔
اس کا نام "المقامة السندسية" رکھ رہا ہوں اور عرصہ ہوا میں اختلافی مسائل سے دور رہتا ہوں، مگر اس مسئلہ پر گفتگو کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں اس عمل کے ذریعے امیدوار ہوں کہ مجھے جنت نعیم نصیب ہوگی اور رسالت مآب ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوگی، آپ ﷺ پر بے حد و حساب صلوۃ سلام ہو، میں نے یہ ہر صحیح ذہن اور طبع سلیم رکھنے والے کو تحفہ دیا ہے، ہر علم والے پر علم والا ہوتا ہے،
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔

امیرِ عالمی دعوتِ اسلامیہ، محقق العصر علامہ

مفتی محمد خان قادری کی دیگر تصانیف

۱۔ شاہکارِ ربوبیت
۲۔ ایمانِ والدینِ مصطفیٰ
۳۔ حضور کا سفرِ حج
۴۔ امتیازاتِ مصطفیٰ
۵۔ درِ رسول کی حاضری
۶۔ ذخائرِ محمدیہ
۷۔ محفلِ میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
۸۔ فضائلِ نعلینِ حضور
۹۔ شرح سلامِ رضا
۱۰۔ حبیبِ خدا سیدہ آمنہ کی گود میں
۱۱۔ نورِ خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
۱۲۔ نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل کیا جائے؟
۱۳۔ حضور نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
۱۴۔ اسلام اور تعدید ازدواج
۱۵۔ اسلام میں چھٹی کا تصور
۱۶۔ مسلکِ صدیق اکبر، عشقِ رسول
۱۷۔ شبِ قدر اور اسکی فضیلت
۱۸۔ صحابہ اور تصورِ رسول
۱۹۔ مشتاقانِ جمالِ نبوی کی کیفیاتِ جذب و مستی
۲۰۔ اسلام اور احترامِ والدین

۲۱۔ حضور رمضان کیسے گذارتے؟
۲۲۔ صحابہ کی وصیتیں
۲۳۔ رفعتِ ذکرِ نبوی
۲۴۔ کیا رسول اللہ نے اُجرت پر بکریاں چرائیں؟
۲۵۔ حضور کی رضاعی مائیں
۲۶۔ ترکِ روزہ پر شرعی وعیدیں
۲۷۔ عورت کی امامت کا مسئلہ
۲۸۔ عورت کی کتابت کا مسئلہ
۲۹۔ منہاج النحو
۳۰۔ منہاج المنطق
۳۱۔ معارف الاحکام
۳۲۔ ترجمہ فتاوٰی رضویہ جلد پنجم
۳۳۔ ترجمہ فتاوٰی رضویہ جلد ششم
۳۴۔ ترجمہ فتاوٰی رضویہ جلد ہفتم
۳۵۔ ترجمہ فتاوٰی رضویہ جلد ہشتم
۳۶۔ ترجمہ فتاوٰی رضویہ جلد دہم
۳۷۔ ترجمہ اشعۃ اللمعات جلد ششم
۳۸۔ صحابہ اور محافلِ نعت
۳۹۔ صحابہ کے معمولات
۴۰۔ خواب کی شرعی حیثیت

۴۱۔ مزاحِ نبوی
۴۲۔ تبسمِ نبوی
۴۳۔ گریہ نبوی
۴۴۔ مجلسِ نبوی
۴۵۔ فضائل و برکاتِ زمزم
۴۶۔ اللہ اللہ حضور کی باتیں
۴۷۔ جسمِ نبوی کی خوشبو
۴۸۔ کیا سگِ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
۴۹۔ ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی
۵۰۔ مقصدِ اعتکاف
۵۱۔ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
۵۲۔ صحابہ اور بوسہ جسمِ نبوی
۵۳۔ رسول اللہ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں، مسئلہ ترک
۵۴۔ محبت و اطاعتِ نبوی
۵۵۔ آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور کا
۵۶۔ نعلِ پاک حضور
۵۷۔ صحابہ اور علمِ نبوی
۵۸۔ روحِ ایمان، محبتِ رسول
۵۹۔ امام احمد رضا اور مسئلہ ختمِ نبوت
۶۰۔ احادیثِ توسل پر اعتراضات کا علمی محاکمہ

حجاز پبلی کیشنز سما ہوٹل مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور